# عظمت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

محمد منشاء کاشف

قال اللہ تعالی ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین آمنوا و عملوا الصلحت قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی و من یقترف حسنۃ نزدلہ فیھا حسنا ان اللہ غفور شکور۔ (سورۃ الشوری آیت ۲۳)

ترجمہ :۔ اللہ تعالی خوشخبری دیتا ہے اپنے بندوں کو جو ایماندار ہیں اور جو نیک عمل کرتے ہیں، اے پیغمبر کہدیجئے لوگوں کو میں تم سے خدا کا پیغام پہنچانے پر کوئی تم سے بدلہ نہیں مانگتا مگر ناطے کی (رشتہ داروں سے) محبت تو رکھو اور جو کوئی نیکی کمائے تو ہم اس کی خوبی اور بڑھا دیں گے بے شک اللہ تعالی بخشنے والا (نیکیوں کی) قدر کرنے والا ہے۔

تشریح :۔ قرآن جیسی دولت حضور اکرم ﷺ تم کو دے رہے ہیں اور اس میں ابدی نجات و فلاح کا راستہ بتلاتے اور جنت کی خوشخبری سناتے ہیں یہ سب محض اللہ کی رضا کے لئے ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچانے پر تم سے کوئی بدلہ نہیں مانگتا۔ صرف ایک بات چاہتا ہوں کہ تم سے جو میرے نسبی خاندانی تعلقات ہیں۔ کم از کم ان کو نظر انداز نہ کرو اور آخر تم سوچو تمہارا معاملہ اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ بسا اوقات ان کی توقع بھی حمایت کرتے ہو میرا کہنا یہ ہے کہ تم اگر میری بات نہیں مانتے نہ مانو میرا دین قبول نہیں کرتے یا میری تائید و حمایت میں کھڑے نہیں ہوتے تو نہ سہی لیکن کم از کم قرابت و رحم کا خیال کرکے ظلم و اذیت رسائی سے باز رہو اور مجھ کو اتنی آزادی ہو کہ میں اپنے پروردگار کا پیغام دنیا کو پہنچاتا رہوں کیا اتنی درستی اور فطری محبت کا بھی مستحق نہیں ہوں اسی آیت کے معنی میں حضرت ابن عباسؓ سے (فتح الباری صفحہ ۳۲۵ پارہ ۲۰ سے) صحیحین میں منقول ہے۔

(۱) اس آیت کے معنی میں تین قول ہیں پہلے کا خلاصہ معنی تو یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے۔ (۲) دوسرے قول کے موافق یہ کہ میرے خویشوں قریبوں رشتہ داروں کے ساتھ محبت کرو۔ (۳) تیسرے قول کے یہ معنی کہ عبادت اور اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی ڈھونڈو اور اس کی محبت کو حاصل کرو۔ ابن کثیر اور فتح البیان نے پہلے معنی کو ترجیح دی ہے قرابت سے مراد اہل بیت بھی ہیں۔ امام بخاریؒ نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا "ارقبوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ" مطلب یہ ہے کہ آپ کی وجہ سے آپؐ کے اہل بیت کا احترام کرو ان کی تعظیم کرو اس لئے بزرگان دین اپنے استادوں اور ان کی اولاد کی تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ (یعنی ان کے ساتھ عزت سے پیش آتے تھے بشرطیکہ اولاد نیک اور دیندار ہو)

حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا واللہ قرابت رسول مجھ کو میری قرابت سے زیادہ تر محبوب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا واللہ تمہارا اسلام مجھ کو محبوب تر تھا خطاب کے اسلام لانے سے اگر وہ اسلام لاتا کیونکہ اسلام محبوب تر تھا نبی علیہ السلام کو میرے باپ خطاب کے اسلام لانے سے پس ہر مسلمان کا حال مثل حال شیخین رضی اللہ عنہما کے ہونا لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قرابت کو محبوب رکھتے تھے اپنی اولاد سے بڑھ کر ترجمان القرآن ملخصا کیوں نہ محبوب رکھیں جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

لا یدخل قلب امری ایمان حتی یحبکم للہ ولقرابتی۔

(جامع البیان ص ۴۱۶ بحوالہ امام احمد)

یعنی جب تک کوئی شخص اللہ کی رضا اور میری محبت کے لحاظ سے تم لوگوں سے محبت نہ کرے گا تب تک سچا ایماندار نہ ہو گا۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے :

قال قال رسول اللہ ﷺ احبوا اللہ لما یغدوکم من نعمۃ و احبونی لحب اللہ و احبوا اھل بیتی لحبی ( رواہ الترمذی بحوالہ مشکوۃ )

آپ نے فرمایا ! اللہ سے محبت رکھو کیونکہ وہ تم کو روزی دیتا ہے اور مجھ کو دوست رکھو اللہ کی رضا مندی کیلئے اور میرے کنبے اور قرابت والوں کو دوست رکھو میری رضا کے لئے۔

## حضور ﷺ کا خطبہ شان صحابہؓ

الذین آمنوا و ھاجروا وجھدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ و اولئک ھم الفائزون۔ ( توبہ )

ترجمہ :۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مال و دولت اور اپنی جانوں کے ساتھ اس کی راہ مین جہاد کیا اللہ تعالی کے نزدیک وہ درجے میں بہت بڑھ کر ہیں وہی لوگ فائز المرام ہیں۔

حدیث شریف میں ہے :

عن سھل بن یوسف بن سھل بن اخی کعبین مالک عن ابیہ عن جدہ قال لما قدم النبی ﷺ من حجۃ الوداع المدینۃ صعد المنبر فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال ایھا الناس انی راض عن ابی بکر فاعرفوا لہ ذالک ایھا الناس انی راض عن عمر و عثمان و علی و طلحہ و الزبیر و سعد و سعید و عبدالرحمان بن عوف و ابی عبیدۃ فاعرفوا لھم ذالک ایھا الناس ان اللہ غفر لاھل بدر و الحدیبیۃ احفظونی فی اصحابی و اصھاری واختانی لا یطالبنکم احد منھم بمطلبۃ فانھا مظلمۃ لا توھب فی القیامۃ غدا (رواہ الطبرانی والسنۃ احمد الزبیی بحوالہ خطبات محمدی' مصنفہ مولانا جوناگڑھی)

ترجمہ :۔ آپ حجۃ الوداع کے بعد مدینہ شریف پہنچے منبر پر چڑھ کر اللہ تعالی

کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ خطبہ دیا لوگو! میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہوں تم ان کا یہ حق ہمیشہ مانتے رہنا' لوگو! میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ' علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ' طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ' زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ' سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ' عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خوش ہوں تم ان کا بھی لحاظ رکھنا۔ لوگو بدر اور حدیبیہ مین شمولیت کرنے والے میرے تمام اصحاب کو خدا نے بخش دیا ہے لوگو! میرے اصحاب کے معاملہ میں' میرے سسرال کے معاملہ میں اور میرے دامادوں کے معاملہ میں میری حفاظت کرنا یعنی ان میں سے کسی کو برا نہ کہنا ان کے حقوق تسلیم کرنا ان کی عزت کرنا دیکھو ان میں سے کسی کو تم ایذاء نہ دینا یہ وہ جرم ہے جس کا مطالبہ وہ بروز قیامت کریں گے اور اللہ کی طرف سے معافی نہ ہو گی۔

## جنت کی بشارتیں

ان اصحاب کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے جنت کی خوشخبری دی ہے:

یبشرھم ربھم برحمۃ منہ و رضوان و جنت لھم فیھا نعیم مقیم خلدین فیھا ابدا' ان اللہ عندہ اجر عظیم۔ (سورہ التوبۃ آیت ۲۱ - ۲۲)

ترجمہ:۔ ان کا رب ان کو اپنی رحمت کی خوشنودی کی اور ان باغات کی خوشخبری دیتا ہے جن میں ان کے لئے ہمیشہ کی نعمتیں ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے بلاشبہ اللہ کے پاس بہت بڑا اجر ہے۔

تشریح:۔ یہاں سے مہاجرین کی فضیلت ثابت ہوئی جن میں مذکورہ صحابہ کرام داخل ہیں معلوم ہوا یہ سب فائز المرام یعنی جنتی ہیں جو روافض شیعہ وغیرہ ان کو برا سمجھے' تبرا کرے وہ خود قرآن کا منکر اور ملعون ہے۔

اور حدیث میں سات صحابہ کی شان کا ذکر فرمایا ہے:

عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارحم امتی بامتی ابوبکر و اشدھم فی امر اللہ عمر واصدقھم حیاء عثمان و افرضھم زید بن ثابت و اقراھم

ابی بن کعب و اعلمهم بالحلال و الحرام معاذ بن جبل و لکل امة امین و امین هذه الامة ابو عبیدة ابن الجراح رواه احمد و الترمذی و قال هذا حدیث حسن صحیح وروی عن معمر عن قتادہ مرسلا و فیہ و اقضاهم علی۔

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور میری امت میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے کاموں (یعنی دینی امور میں) سب سے زیادہ سخت ہے اور میری امت میں سچا حیا دار عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور میری امت میں فرائض کا زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور میری امت میں زیادہ قرآن خوان اور ماہر تجوید ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور حرام و حلال کا زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور معمر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

## صحابہؓ کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی

عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تمس النار مسلما رانی اورای من رانی ( رواه الترمذی )

ترجمہ :۔ حضرت جابر کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (مشکوۃ)

حدیث مبارکہ سے واضح ثابت ہے کہ تمام صحابہ کرامؓ جنتی ہیں بلکہ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا بھی بڑا مقام ہے۔ جس جماعت میں ایسے لوگ موجود ہوں ان کی برکت سے جہاد کرنے والوں کو فتح نصیب ہو گی۔ جیسا کہ حدیث شریف میں

ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں بیٹھ کر لوگ پوچھیں گے کیا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان لوگوں کے لئے شہر اور قلعہ کو فتح کیا جائے گا (یعنی صحابہ کی برکت سے) پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی تابعی یعنی صحابی کا دیکھنے والا ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس وہ لوگ شہروں اور قلعوں کو فتح کر لیں گے۔ پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور آپس میں دریافت کرے گی کہ کیا تم میں سے کوئی تبع تابعی ہے لوگ کہیں گے ہاں ہے پاس ان کے لئے (اس کی برکت سے) قلعہ اور شہر فتح کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس زمانہ میں لوگوں کے اندر سے ایک لشکر بنا کر بھیجا جائے گا اور لشکری ایک دوسرے سے کہیں گے تلاش کرو کیا ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو رسول ﷺ کی صحبت میں رہا ہو پس ایک شخص ملے گا اور اس کی برکت سے ان کو فتح حاصل ہو گی پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا اور لشکری کہیں گے کیا تمہارے درمیان ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی کو دیکھا ہو پس ایک شخص پایا جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہو گی پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے شخص کو دیکھا ہو چنانچہ ایک شخص پایا جائے گا اور اس کے سبب سے فتح نصیب ہو گی۔ (مشکوۃ)

مسلمان بھائیو! غور فرمائیں کتنا شان اور مقام صحابہ کرامؓ تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کا ہے ان کی برکت سے ملک کو فتح نصیب ہوتی ہے۔ ایسی ہستیوں کو تکلیف اور توہین کرنا کتنی بری بات ہے۔ صحابہ کرام کی توہین کرنے والے اپنے ایمان کو برباد کرتے ہیں صحابہ کرام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدکم و لا نصیفہ۔

ترجمہ:۔ میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تو صحابی کے ایک مد یا آدھے مد کے ثواب کے برابر اس کا ثواب نہ ہو گا۔

معلوم ہوا کہ آج پوری دنیا میں کوئی عالم ہو، فاضل ہو، محدث ہو، پروفیسر ہو، مفسر ہو، ادیب ہو، امام ہو، حکمران ہو، خطیب ہو، وزیر ہو، وکیل ہو، کوئی آدمی احد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو صحابہ کرام میں سے کوئی مٹھی بھر جو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے ثواب حاصل نہیں کر سکتا کتنا بڑا مقام ہے اور اللہ تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں سب کو صحابہ کرامؓ کا ادب و احترام کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

مخیر حضرات صدقہ و خیرات کرتے وقت عظیم دینی درس گاہ جامعہ سلفیہ کو مدنظر رکھیں۔ ادارہ